9979 ـ قبر پر قرآن مجید پڑھنے کا حکم

سوال

ہمارے گاؤں میں بعض لوگ قراء کرام کی ایك جماعت کو اکٹھا کر کے قرآن مجید کی تلاوت کرواتے اور کہتے ہیں کہ ایسا کرنا میت کے لیے فائدہ مند اور اس پر رحمت کا باعث ہے.
اور بعض دوسرے لوگ ایك یا دو قاریوں کو بلا کر قبر کے اوپر قرآن مجید کی تلاوت کرواتے ہیں، اور بعض دوسرے لوگ بہت بڑی محفل کا اہتمام کرتے ہیں جس میں مشہور و معروف قاری کو دعوت دی جاتی ہے، اور لاوڈ سپیکروں کا انتظام ہوتا ہے تا کہ وہ اپنے فوت شدہ کی برسی مناسکیں، ایسے کام کا دین اسلام میں کیا حکم ہے؟
اور کیا قبر وغیرہ پر قرآن مجید کی تلاوت سے میت کو فائدہ ہوتا ہے؟ اور میت کو نفع اور فائدہ دینے کے لیے شرعی اور بہتر طریقہ کیا ہے ؟
برائے مہربانی ہمیں فتوی دیکر عند اللہ ماجور ہوں، ہماری طرف سے آپ کا شکریہ.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

یہ عمل بدعت اور ناجائز ہے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس کسی نے بھی ہمارے اس معاملہ (دین) میں ایسا کام ایجاد کیا جو اس میں سے نہیں تو وہ مردود ہے"

اس حدیث کے صحیح ہونے پر اتفاق ہے.

اور ایك حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس نے بھی کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں ہے تو وہ عمل مردود ہے"

اسے امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے صحیح مسلم میں روایت کیا ہے.

اس موضوع کے متعلق بہت احادیث وارد ہیں.

اور پھر نہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ تھا اور نہ ہی آپ کے خلفاء راشدین کا طریقہ تھا کہ قبروں پر قرآن مجید کی تلاوت کی جائے، یا پھر فوت شدگان کے لیے محفلیں اور جشن منائےجائیں اور ان کی برسیاں منائی جائیں.

اور پھر خیر و بھلائی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع و پیروی اور خلفاء راشدین اور ان کے راستے پر چلنے والوں کے راستہ پر چلنے میں ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور جو مہاجرین اور انصار سابق اورمقدم ہیں اور جتنے لوگ اخلاص کے ساتھ ان کے پیروی کرنے والے ہیں اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ سب اس سے راضی ہوئے، اور اللہ تعالی نے ان کے لیے ایسے باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے سے نہریں جاری ہونگی اس میں وہ ہمیشہ رہینگے، یہ بہت بڑی کامیابی ہے التوبۃ (100)

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" میری اور میرے بعد میرے خلفاء راشدین المھدیین کی سنت کو لازم پکڑو، اسے دانتوں کے ساتھ مظبوطی سے پکڑے رکھو، اور نئے نئے کاموں سے بچو کیونکہ ہر نئی چیز بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے"

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح طور پر ثابت ہے کہ وہ خطبہ جمعہ میں فرمایا کرتے تھے:

" اما بعد: یقینا سب سے بہتر بات اللہ تعالی کی کتاب ہے، اور سب سے بہتر طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے، اور سب سے برا کام اس میں نئے کام ہیں، اور ہر بدعت گمراہی ہے"

اس موضوع اور معنی کی اور بھی بہت سی احادیث ہیں.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحیح احادیث میں مسلمان کو فوت ہونے کے بعد فائدہ دینے والی اشیاء بیان کرتے ہوئے فرمایا:

" جب انسان فوت ہو جاتا ہے، تو اس کے سارے عمل منقطع ہو جاتے ہیں، صرف تین قسم کے عمل منقطع نہیں ہوتے، صدقہ جاریہ، یا نفع مند علم، یا نیك اور صالح اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہے"

اسے مسلم رحمہ اللہ تعالی نے اپنی صحیح مسلم میں روایت کیا ہے.

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ سے ایك شخص نے دریافت کیا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا میرے والدین کی موت کے بعد مجھ پر کوئی چیز باقی ہے جسے کر کے میں ان کے ساتھ نیکی و احسان کر سکتا ہوں؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جی ہاں؛ ان کی نماز جنازہ ادا کرنا اور ان کے لیے دعائےاستغفار کرنا، اور ان کے بعد ان کے عہد پورے کرنا، اور

ان کے دوست و احباب کی عزت و تکریم کرنا، اور ان کی وجہ سے قائم رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنا "

عہد سے مراد ان کی وصیت ہے جو مرتے وقت کی جاتی ہے، اگر تو وہ وصیت شریعت کے مطابق ہے تو اسے پوری کرنا میت کے ساتھ نیکی و احسان ہے، اور والدین کے ساتھ احسان اور نیکی میں یہ بھی شامل ہے کہ ان کی جانب سے صدقہ و خیرات کیا جائے، اور ان کے لیے دعا اورحج اور عمرہ کیا جائے.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے.